سُورَةُ الْمَاعُوْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يُكَذِّبُ بِالدِّيۡنِ ؕ ١

فَذٰلِكَ الَّذِىۡ يَدُعُّ الۡيَتِيۡمَ ۙ ٢

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ؕ ٣

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ۙ ٤

الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۙ ٥

الَّذِيۡنَ هُمۡ يُرَآءُوۡنَ ۙ ٦

وَيَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ع ٧

مطالعہ حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى (مسلم، رقم ۷۴۶۹)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ وہ یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا غیر، جنت میں اس طرح ہوں گے، جیسے یہ دو انگلیاں۔ امام مالکؒ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرکے بتایا۔

سُورَةُ الْمَاعُوْن

- سورۃ کا نام الْمَاعُوْنِ جو اس سورۃ کا آخری لفظ ہے
- اس سورۃ کے دوسرے نام - سورۃ الدین، سورۃ ارایت اور سورۃ الیتیم بھی ہیں
- نزول۔ اگرچہ بعض مفسرین نے اسے مدنی کہا ہے لیکن اکثریت اسکے مکی ہونے پہ متفق ہے-اسکا اندازِ بیان اور مضمون اسکے مکی ہونے پر شاہد
- سورۃ الکوثر کی توام (جڑواں- Pair) ہے
- سورۃ کا موضوع اور مضمون
- آخرت پہ ایمان نہ لانا انسان کے اندر کس قسم کا کردار پیدا کرتا ہے
- انسان کے اندر ایک مضبوط اور مستحکم پاکیزہ کردار عقیدہ آخرت کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا

سُورَةُ الْمَاعُوْن

- اس سورۃ میں قریش کے ان لیڈروں کا کردار دکھایا گیا جو سورۃ کے زمانہ نزول میں بیت اللہ کے منتظم و متولی تھے
- پھر یہ بتایا گیا کہ اب یہ لوگ اس بات کے اہل نہیں رہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس محترم گھر کے متولی بنے رہیں، انہوں نے اس کے تمام مقاصد برباد کردیئے ہیں
- وہ مقاصد کیا تھے ؟
- بیت اللہ کی تعمیر کے دو مقاصد تھے۔ایک یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مرکز ہو اور دوسرا یہ کہ وہ فقراء اور یتامیٰ کی ہمدردی اور خدمت کا ایک مؤثر ادارہ ہو۔ لیکن کعبہ کے متولیوں نے ان دونوں مقاصد کو ضائع کرکے رکھ دیا

سُورَةُ الْمَاعُوْن

- یہ سورۃ اس معاشرے کے اخلاقی انحطاط کی ایک جھلک بھی پیش کرتی ہے
- کعبہ کے متولی بظاہر ابراہیم علیہ السلام کے پیروکار تھے، لیکن عملی طور پر صورتحال یہ تھی کہ ان کے عقائد و نظریات مسخ ہو چکے تھے
- معاشرتی و اخلاقی اقدار بھی ان کے ہاں اب محض روایات اور رسوم کی حد تک زندہ رہ گئی تھیں آج امتِ مسلمہ میں نظریاتی و اخلاقی انحطاط کی صورتحال
- اس سورۃ میں نماز سے غفلت، یتیم سے سختی، بخل، حسد اور تنگ دلی و ریاکاری سے سختی سے منع کیا گیا ہے
- یہ عادات انفرادی و مجموعی ہر طرح سے خود اپنے لیئے، خاندان، قوم و ملک اور پوری انسانیت کے لیے انتہائی نقصان دہ اور اللہ کی ناراضگی کا باعث ہیں۔

أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝١

أَرَءَيْتَ - کیا تم نے دیکھا

- رَأَى يَرَى رُؤْيَةً ---- دیکھنا، رائے رکھنا، گمان کرنا، ادراک کرنا (یہ دیکھنا آنکھوں سے بھی، عقل و بصیرت سے بھی اور وہم و خیال سے بھی)
- اردو میں : رِیا (دکھاوا)، رُویت (دیکھنا- رویتِ ہلال)، رُویا (خواب - رویائے صادقہ)، رائے (خیال)، مراۃ (آئینہ)، مرئی (نظر آنے والے چیز)، غیر مرئی (نظر نہ آنے والے چیز)

الَّذِي - اس کو جو

اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ ①

يُكَذِّبُ - کیا تم نے دیکھا کَذَّبَ يُكَذِّبُ تَكْذِيْباً : جھٹلانا

بِالدِّيْنِ - روزِ جزا کو

- دین قرآن میں دین چار معنی میں - جزا، قانون، شریعت، مذہب
- إِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ (51·6)....... جزا اور سزا ضرور واقع ہو کر رہے گی
- مَا كَانَ لِيَأْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ 12/78 اس کا یہ کام نہ تھا کہ بادشاہ کے قانون میں اپنے بھائی کو پکڑتا
- وَلَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا 16/52
- اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللهِ يَبْغُوْنَ 3/83

کیا یہ اللہ کی اطاعت کا طریقہ (دین اللہ) چھوڑ کر کوئی اور طریقہ چاہتے ہیں؟

اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يُكَذِّبُ بِالدِّيۡنِ ؕ ١

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو (روزِ) جزا کو جھٹلاتا ہے؟

Have you seen the one who denies the Day of Judgment / Recompense

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١

- آیت میں بظاہر خطاب آپ ﷺ سے ۔ لیکن حقیقت میں یہ خطاب ہر ذی عقل آدمی جسکے اندر نصیحت کو قبول کرنے کی صلاحیت ہے
- یہاں دیکھنے سے مراد آنکھوں سے دیکھنا، جاننا، سمجھنااور غور کرنا ہے یہ اسلوب کسی کی طرف تعجب اور نفرت کے ساتھ متوجہ کرنے کے لیے آتا ہے۔
- **الذی** سے کون مراد ہے؟ اسکی وضاحت یہاں نہیں ہے۔ مفسرین کے نزدیک اسکے مصداق قریش کے کئی سردار۔ لیکن اس سب کی (سرمایہ دارانہ) ذہنیت ایک جیسی تھی۔ عیش و عشرت، رنگ رلیوں اور فواحش و منکرات پہ بے دریغ خرچ لیکن یتیموں، بے نواؤں، مسکینوں کے لیئے کچھ نہیں، نہ ترغیب نہ کوئی ادارہ، نہ ان کے لیئے کوئی اجتماعی کاوش۔

أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝١

- تعجب سے یہ کہا جارہا ہے کہ تم نے دیکھا ہے اس شخص کو جو دین کو جھٹلاتا ہے
- یا نفرت کے اظہار کے لیئے کہ تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے۔
- مراد یہ ہے کہ جب تم اسے دیکھو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اسلام بطور نظام زندگی کا انکار یا آخرت کا انکار انسان کے اندر کیسے برے اخلاق پیدا کرتا ہے
- دین (چار معنوں میں) (۱) اللہ کی کامل اور مکمل حاکمیت (۲) انسان کی مکمل عبودیت اور بندگی (۳) قانون جزا و سزا (۴) قانون جزا و سزا کے نفاذ کی قدرت
- کفار مکہ ان چاروں باتوں کے منکر تھے۔ وہ صرف ایک اللہ ہی کو الٰہ نہیں مانتے تھے بلکہ اپنی عبادت میں دوسرے معبودوں کو بھی شریک کرتے تھے۔ اللہ کے قانون جزا و سزا کے بھی منکر تھے اور آخرت کے بھی۔

اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يُكَذِّبُ بِالدِّيۡنِؕ ۝۱

- اسلامی نظامِ زندگی میں معاشرے کے کمزور اور پسے ہوئے طبقات کا مقام
- ان کی ضروریات کا خیال رکھنا، ان کے لیئے ایسے اداروں کو قیام، اس کے لیئے اجتماعی ترغیب، ان اداروں کو لوگوں کی مدد سے مستحکم کرنا اسلامی معاشرے کی بنیادی ذمے داریوں میں سے ہے
- اس کی اہمیت کا اندازہ۔ (۱) ابتدائے اسلام میں ہی ان احکامات کے صدور نے اسلامی نظام میں ان کی اہمیت کو متعین کر دیا

(۲) اس کام کے نہ کرنے کی مذمّت اتنی شدید اور اس پہ وعید اتنی سخت کہ اللہ اور اسلامی نظام زندگی پر یقین رکھنے والا شخص اپنے آپکو اس سے الگ نہیں کر سکتا

(۳) قرآن کے دوسرے متعدد مقامات اور احادیث میں اسکا ذکر۔ اور ترغیب

فَذٰلِكَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۙ﴿۲﴾

فَذٰلِكَ - یہی ہے وہ

الَّذِیۡ - جو

یَدُعُّ - دھکے دیتا ہے   دَعَّ یَدُعُّ کسی کو دھکے دینا ۔ مارنا

الۡیَتِیۡمَ - یتیم کو   یتیم : نابالغ بچہ جس کا باپ فوت ہو جائے

○ دُرِّ یتیم : بے مثال۔ ایسا موتی جو سیپ میں ایک ہی ہو

یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ : یتیم کا حق مارنا ، اسکی باپ کی میراث سے بے دخل کر دینا، یتیم کی مدد نہ کرنا اگر وہ مدد کے لیئے آئے تو دھتکار دینا، یتیم پر ظلم ڈھانا ۔ اگر وہ گھر میں ہے تو نوکروں اور غلاموں کی طرح رکھنا

فَذٰلِكَ الَّذِىۡ يَدُعُّ الۡيَتِيۡمَ ۙ ٢

سو یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے

Then such is the (man) who repulses the orphan (with harshness)

فَذٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۙ ﴿٢﴾

- اسلامی معاشرہ میں یتیم کا مرتبہ
- یتیموں کے ساتھ اکرام کے رویے کی تلقین
- كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ - ۸۹/۱۷
- وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ ۲/۸۳
- وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ ۲/۱۷۷
- إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا - ۴/۱۰
- یتیموں سے متعلق احکامات - ۲۳ مرتبہ خطاب

فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۙ ﴿٢﴾

- انکارِ آخرت اور انکار اسلام طرزِ حیات کس قسم کا کردار پیدا کرتا ہے
- اگر کوئی یتیم اس کے ہاں رحمت و شفقت کا خواستگار بن کر آتا ہے تو اس کو دھتکار دیتا ہے، اس کا حق کھا جاتا ہے، اور اس پر ظلم ڈھانے سے بھی باز نہیں آتا
- اس کردار کا مصداق۔ ایک یتیم اور ابو جہل کا واقعہ (اعلام النبوۃ۔الماوردی)
- اس واقعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس معزز قبیلے کے بڑے بڑے سرداروں کا یتیموں اور دوسرے بے یار و مددگار لوگوں کے ساتھ کیا سلوک تھا
- اور یہ بھی کہ آپؐ نے یتیموں کی نسبت سلوک کے کیا معیار قائم کیئے

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۭ ۝۳

وَلَا - اور نہیں

يَحُضُّ - وہ ترغیب دیتا ہے (کسی کو)

○ حَضَّ يَحُضُّ ترغیب دینا، اُکسانا، شوق دلانا

عَلٰى طَعَامِ - کھانا دینے پر

الْمِسْكِيْنِ - مسکین کا وہ آدمی جس کے پاس بال بچوں کی کفایت کا سامان نہ ہو

○ اگر اِطْعَامِ الْمِسْكِيْنِ کہا گیا ہوتا تو معنی یہ ہوتے کہ وہ مسکین کو کھانا کھلانے پر نہیں اکساتا۔ لیکن طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ کے معنی یہ ہیں کہ وہ مسکین کا کھانا اس کو دینے پر نہیں اکساتا

یحض اور یدع فعل مضارع کی صورت میں ہ۔اس بات کی نشان دہی کہ یتیموں اور مسکینوں کے بارے میں ان کا یہ کام دائمی طور پر تھا۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۭ ٣

اور مسکین کا کھانا دینے پر نہیں اکساتا

And encourages not the feeding of the needy

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ؕ ③

- تیموں کی پرورش سے غفلت، محتاجوں کے کھانے کی فکر نہ کرنا، انہیں خود بھی نہ کھلانا اور کسی کو اس کی ترغیب تک نہ دینا ایسی اخلاقی اور معاشرتی برائیاں ہیں جن کی اسلام میں سخت مذمت کی گئ
- اس میں انسان کی اس اخلاقی کمزوری کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جس نیک کام پر وہ خود کاربند نہیں ہے اس کے بارے میں دوسروں کو بھی نصیحت نہیں کرتا کہ اس کی اخلاقی کمزوریوں اوع عیبوں پہ پردہ پڑا رہے
- مسکین کے کھانے یا اس کی امداد در حقیقت مسکین کا حق ہے جو اس کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے گویا یہ دینے والے کی ملکیت نہیں بلکہ لینے والا اس کا مالک ہے۔ دینے والا دے کر کوئی احسان نہیں کر رہا بلکہ اسی کی چیز اس کو لوٹا رہا ہے

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ ④ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ ⑤

فَوَيْلٌ - پس تباہی ہے

- وَيْلٌ : تباہی ، ہلاکت ، شر اور برائی کا نزول ، دوزخ کی ایک وادی
- کلمہٗ وعید / عذاب - بُرے معنوں میں - حسرت کے موقع پر

لِّلْمُصَلِّيْنَ - نمازیوں کیلئے صَلَّى يُصَلِّي صَلَاةً : نماز پڑھنا ، دعا دینا

- صلوٰۃ: دعا، تسبیح ، استغفار ، رحمت ، درود ، عبادت (نماز)
- عبرانی زبان کا لفظ (یہودیوں کی عبادت گاہ کیلیئے یہی لفظ آیا ہے)
- وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوٰتٌ وَمَسَاجِدُ ... صومعے ، گرجے ، عبادت خانے اور مساجد

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ ﴿٤﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ ﴿٥﴾

الَّذِيْنَ هُمْ - وہ لوگ ہیں جو

عَنْ صَلَاتِهِمْ - اپنی نماز سے

سَاهُوْنَ - غافل ہیں

- سَهَا يَسْهُو سَهْوًا بھولنا، غافل ہونا بے خبر ہونا
- سَهْو : وہ غلطی جو غفلت کی وجہ سے ہو جائے
- اردو میں : سہو (سجدہ سہو) ، سہواً

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ۙ ﴿٤﴾

الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۙ ﴿٥﴾

پھر تباہی ہے اُن نمازپڑھنے والوں کے لیئے
جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں

So woe to the worshippers
Who are neglectful of their prayers,

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ۙ ﴿۴﴾ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۙ ﴿۵﴾

- نمازپڑھنے والوں کی تباہی - نمازپڑھنے والوں سے کون مراد ہیں؟
- اشرافِ قریش نے اپنا تقدس باقی رکھنے کیلیئے خدا کی پرستش کی جو شکل اختیار کر رکھی تھی اسے یہاں نماز کہا گیا ہے (یہ انکارِ آخرت کے پس منظر میں ہے)
- یہ وہ نماز تھی جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی امت پر لازم کی گئ تھی۔
- رَبَّنَاۤ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ ۱۴/۳۷
- اسماعیلؑ کے بارے میں وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۱۹/۵۵ (اور وہ اپنے لوگوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتا تھا)
- قریش نماز کی حقیقت اور اس کی ہیئت کو یکسر بھول چکے یا بدل چکے تھے

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۙ﴿۵﴾

- وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمۡ عِنۡدَ الۡبَيۡتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصۡدِيَةً ۹/۳۵
- اور نہیں ہے ان کی نماز بیت اللہ کے پاس سوائے سیٹیاں بجانا اور تالیاں پیٹنا
- وہ صرف نمازوں سے غافل ہی نہیں تھے بلکہ نماز کی اصل صورت کو بھی بھول چکے تھے۔ نماز کا تصور ان میں باقی تھا اس لیے جو شخص نماز کی کوئی بھی شکل بنالیتا لوگ اس کو ایک اچھا آدمی سمجھتے تھے۔ لیکن بالعموم نماز ان کی زندگی سے نکل چکی تھی
- الحمد للہ مسلمانوں میں نماز کی ہیئت، وہی طریقہ اور نمونہ قائم ہے جس پر نبی اکرم ﷺ پڑھا کرتے تھے لیکن بدقسمتی سے نماز کی اصل روح سے ہم بالکل غافل ہوچکے ہیں

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ ﴿۵﴾

- نماز کی اصل روح
- نمازی کا خضوع و خشوع اور یہ احساس ہے کہ وہ کِس کے سامنے کھڑا ہے اور کس کے حضور کھڑے ہو کر اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ جیسا عہد و پیمان باندھ رہا ہے
- آج ہماری نمازیں (اور دوسری عبادات بھی) اس روح سے خالی ہو کر محض ایک "رسم" کی ادائیگی کی حیثیت اختیار کرچکی ہیں (الاماشاء اللہ)
- اقبال نے مسلمانوں کی اسی زبوں حالی کی تصویر یوں کھینچی ہے :
- رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی فلسفہ رہ گیا تلقینِ غزالی نہ رہی !
- نماز و روزہ و قربانی و حج یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے !

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ ﴿٦﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۧ ﴿٧﴾

الَّذِيْنَ هُمْ - وہ جو

يُرَآءُوْنَ - دکھاوا کرتے ہیں

- أَرَى يَرٰى دوسروں کو دکھلانا
- عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : " مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ "
- جس شخص نے دکھانے کے لئے نماز پڑھی تو تحقیق اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اس نے بھی شرک کیا اور جس نے بغرض ریا صدقہ کیا تو اس نے بھی شرک کیا (مسنداحمد)

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ ﴿٦﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۧ ﴿٧﴾

وَيَمْنَعُوْنَ - اور روکتے ہیں مَنَعَ يَمْنَعُ ، مَنْعًا منع کرنا، روکنا

- منع : عطا (دینے) کی ضد ہے
- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ وَ اَعْطٰي لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَان (رواه ابوداؤد)
- جِس نے اللہ کی خاطر مُحبت کی، اور اللہ کی خاطر نفرت کی، اور اللہ کی خاطر ہی (کسی کو کچھ) دِیا، اور اللہ ہی کی خاطر (کسی کو کچھ) دینے سے رُکا رہا، تو یقیناً اُس نے اپنا اِیمان مکمل کرلیا

الْمَاعُوْنَ - عام ضرورت کی چیز "معن" کے مادہ سے، معنیٰ کم اور تھوڑی سی چیز جو عام طور پر پڑوسی اپنے پڑوسی سے مانگ لیتا ہے - اس میں امیر و غریب کا بھی کوئی فرق نہیں ہوتا

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ ﴿٦﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿٧﴾

جو ریاکاری کرتے ہیں

اور معمولی ضرورت کی چیزیں (لوگوں کو) دینے سے گریز کرتے ہیں

Those who want to be seen (of men),

But refuse (to supply) (even) neighbourly needs.

محمد اقبال

الَّذِيۡنَ هُمۡ يُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ وَيَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ﴿۷﴾

- دکھاوے کی نماز
- قریش کے نام نہاد متولی اور انکی نمازیں- در حقیقت لوگوں کو دکھانے کے لیئے
- مقصود لوگوں میں اپنے لیے ایک اچھا تصور پیدا کرنا، اللہ تعالیٰ کی یاد کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔
- دکھاوے کی نماز کا اللہ سے، دین سے اور اخلاص سے کیا رشتہ ؟
- اس کے پڑھنے والے محض دنیوی جاہ و مرتبت کے طلبگار
- حالانکہ ان کے جدِامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو کعبہ کے گرد و پیش میں بسایا تھا تو اس کا اصل مقصد نماز کا قیام بتایا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست اپنا تعلق قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کے گھر کو اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے دین کا مرکز بنادیں۔

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ ﴿٦﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۧ ﴿٧﴾

- ماعون چھوٹی اور قلیل چیز- جس میں لوگوں کے لیے کوئی منفعت یا فائدہ ہو
- مفسرین نے اس کے اطلاق زکوۃ پر اور معمولی برتنے کی چیزوں پر کیا ہے جو عادۃً ہمسایے ایک دوسرے سے مانگتے رہتے ہیں
- ان کا مانگنا کوئی ذلت کی بات نہیں ہوتا، کیونکہ غریب اور امیر سب ہی کو کسی نہ کسی وقت ان کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے
- ایسی چیزوں کو دینے سے بخل برتنا اخلاقاً ایک ذلیل حرکت سمجھا جاتا ہے، عموماً ایسی چیزیں بجائے خود باقی رہتی ہیں اور ہمسایہ ان سے کام لے کر انہیں جوں کا توں واپس دے دیتا ہے
- آخرت کا انکار آدمی کو اتنا تنگ دل بنا دیتا ہے کہ وہ دوسروں کے لیے کوئی معمولی ایثار کرنے کے لیے بھی تیار نہیں ہوتا۔

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ ۝٦ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧

- نماز کا اہتمام جس طرح آدمی کے تعلق کو اللہ تعالیٰ سے مضبوط کرتا ہے اسی طرح بندوں سے تعلق میں بھی استواری پیدا کرتا ہے
- اشرافِ قریش جس طرح نماز کی حقیقت کو بھول چکے تھے، اسی طرح وہ انسانی رشتے کو بھی بھلا چکے تھے
- کسی انسان کی مدد کرنا تو دور کی بات ہے وہ معمولی سے معمولی چیز کو بھی مانگے سے بھی دینے سے گریز کرتے تھے
- جس قوم کے بڑوں کی خستہ حالی کا یہ عالم ہو اس قوم کی عام اخلاقی حالت کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ اور یہ سب کچھ نتیجہ ہے اس بات کا کہ وہ آخرت سے انکار کر چکے ہیں۔ جو بھی قوم آخرت سے انکار کرتی ہے اس میں اسی قسم کے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔

سُورَةُ الْمَاعُوْن

- معاشرے کے تمام افراد کی ذمہ داری ہے:
  - ✓ یتیموں کی پرورش اور ان کی تربیت کا اہتمام۔
  - ✓ مالی اعتبار سے کمزور اور مفلوک الحال لوگوں کی مالی معاونت۔
  - ✓ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ اس عبادت کے تقاضوں کو پہچاننا اور ان کیلئے معاشرے کے سبھی افراد کو آگاہ کرنا
  - ✓ معاشرے میں ضرورت مند افراد کی عام ضروریات کا لحاظ کرنا اور ان کی ضرورت پورا کرنے میں بخل سے کام نہ لینا۔
- لیکن یہ اخلاق اس وقت معاشرے کے افراد میں پیدا ہوتے ہیں جب معاشرے کے افراد یہ سمجھ لیں کہ یہ نعمتیں ہم پر اللہ کا احسان ہیں

سُورَةُ الْمَاعُوْن

- ان نعمتوں سے فائدہ اٹھانا صرف ہمارا ہی حق نہیں بلکہ اس معاشرے کے ہر فرد کا اس میں حصہ ہے اور وہ ان نعمتوں کو معاشرے میں عام کرنے کی کوشش کریں
- لیکن حریص انسان سے یہ بات ممکن نہیں۔ اس لئے آخرت میں ان اشیاء کے محاسبے کی طرف توجہ دلائی کہ ان نعمتوں کی بابت آخرت میں یقیناً سوال ہوگا۔ اس وقت کے لئے ابھی سے تیاری کی جانی چاہیئے۔ سورۃ میں توجہ دلانے کے لئے خاص نادر انداز اختیار کیا گیا ہے۔
- یتیموں کو حقیر جاننا، بھوکوں کو کھانا نہ کھلانا، نماز سے غفلت برتنا، ریاکاری کرنا اور لوگوں سے موافقت نہ کرنا، یہاں تک کہ زندگی کے معمولی وسائل دینے میں۔ یہ ہے ان (صفات رذیلہ) کا مجموعہ